کی تقلید اُس حد کے اندر کرنا چاہتا ہو جہاں تک ان ائمہ کے فیصلے کسی نص سے متعارض نہ ہوں اور اجتہاد سلف کو وہ موجودہ زمانہ کے اجتہادات پر ترجیح دیتا ہو، تو کیا اسے جماعت اسلامی میں اس کے مسلک میں کوئی رکاوٹ ڈالے بغیر لیا جا سکتا ہے؟

جواب:۔ تمام اجتماعی اور سیاسی مسائل میں ہر رکن کے لیے امیر جماعت اور شوریٰ کے فیصلوں کی پابندی لازمی ہے، اگرچہ وہ رائے کی حد تک ایسے فیصلوں سے اختلاف کر سکتے ہیں اور کوئی مختلف مسلک بربنائے اجتہاد نظری طور پر پسند کر سکتے ہیں۔ عمل میں اجتہادی اختلاف صرف ان امور میں رکھا جا سکتا ہے جن کی کسی مستقل شکل کا پوری جماعت کے لیے متعین کر دینا اور جنھیں جماعتی نظم یا پالیسی کا ایک جزو بنا دینا ضروری نہ ہو۔ مثلاً رفع یدین، آمین بالجہر، جرابوں پر مسح کرنے نہ کرنے میں لوگ آزاد ہیں۔ لیکن وہ مسائل جو براہ راست جماعت کے اجتماعی نظام اور اس کے پروگرام سے متعلق ہوں، ان میں بہرحال امیر جماعت کا فیصلہ سب کے لیے واجب القبول ہوگا اور رایوں کے اختلاف کے باوجود اس کا عملی اتباع کیا جائے گا۔

سوال کے دوسرے جزء کے جواب میں واضح رہے کہ اگر کوئی شخص کسی امام کا پیرو ما وافق الکتاب والسنۃ کی حد تک ہے اور اسی حد تک وہ اجتہادات سلف کا بھی پابند ہے، اس کے لیے جماعت کے ساتھ چلنے میں کوئی روک نہیں ہے۔ بشرطیکہ وہ خلف کے اجتہادات کو حرام نہ سمجھتا ہو اور اجتہادی اختلافات کو کشادہ دلی سے گوارا کر سکے۔

موجودہ ہڑتالیں اور حق پسند مسلمان

سوال:۔ موجودہ نظام میں کمزور مظلومین کے مطالبات کو منوانے میں ہڑتال ایک کامیاب حربہ ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ شریعت اسلامی بھی کیا اس حربہ کو جائز تسلیم کرتی ہے؟ اس اصولی سوال کے ساتھ یہ بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا کچھ لوگ اپنے محکمہ کے کارکنوں کی ایک ہڑتال میں باقاعدہ شرکت کر چکے ہیں۔ یہ شرکت اس حلفیہ عہد نامہ کے ساتھ تھی کہ ہڑتالی یونین جب تک اجازت نہ دے گی کام شروع نہ کیا جائے گا۔ اب ہڑتال ہونے کا اثر یہ ہوا کہ حکومت نے معقول اضافہ مشاہرہ

میں کر دیا، مگر پھر بھی ہڑتالی یونین نے ہڑتال ختم نہیں کی، بلکہ مطالبات اور زیادہ بڑھا دیے۔ اس حال میں بعض لوگوں نے ہڑتال کا جاری رکھنا خلافِ انصاف و دیانت سمجھ کر یونین کے پروگرام سے بے تعلقی کا فیصلہ کر لیا، اور کام شروع کر دیا۔ مگر ظاہر ہے کہ یہ رویہ اس حلف نامہ کے خلاف ضرور ہے اور اسی وجہ سے ایسے لوگوں کو غدار، بے ایمان، و عہد شکن وغیرہ کہا جا رہا ہے۔ اگر جماعت اسلامی کے متاثرین اور ہمدردان کو ایسے حالات پیش آجائیں تو انہیں کیا کرنا چاہیے۔

جواب:۔ موجودہ نظامِ باطل میں مزدوروں، حکومت کے ملازموں اور عام پبلک کے بالکل بنیادی حقوق کا بھی کماحقہٗ احترام نہیں پایا جاتا اور نہ لوگوں کی تکالیف کو دور کرنا اور ان کو سہولتیں بہم پہنچانا اس کا منتہا ہے۔ بلکہ ستم یہ کہ مظلومین کے جائز مطالبات جب تک جائز ذرائع سے سامنے آتے ہیں تو ان پر اس نظام کے خداوند کوئی غور کرنے پر تیار نہیں ہوتے۔ اس وجہ سے اسی نظام کے پرورش کردہ لوگ جواب میں جائز مطالبات کو جائز ذرائع سے پیش کرنے پر اکتفا نہیں کرتے، بلکہ وہ بھی ناجائز مطالبات کو ناجائز ذرائع سے منوانے پر اتر آتے ہیں۔ ان حالات میں ایک سچے مسلمان کی نگاہ میں جزئی مسائل کے لیے ہڑتالیں کرنے نہ کرنے کا سوال کوئی اہمیت نہیں رکھتا، کیونکہ اس کے سامنے تو اس نظام کو ازسرتاپا بدلنے کا سوال درپیش ہے اور اسلام کے علمبرداروں کا اصل مطالبہ اس نظام سے یہ ہے کہ وہ اپنے بوریا بستر سمیٹ کر ایک پاکیزہ اور منصفانہ نظام کے لیے جگہ خالی کر دے۔

جو لوگ حق اور انصاف کے قائل ہیں اور دوسروں کو حق اور انصاف کا قائل کرنا چاہتے ہیں وہ اگر مزدوری یا تنخواہ دار کارکنوں کی پوزیشن میں ہوں تو ان کے لیے لازم ہے کہ وہ پہلے اپنا تشخص الگ قائم کریں اور اپنے آپ کو حق اور انصاف کے حامیوں کی حیثیت سے پوری طرح روشناس کرائیں۔ اس کے بغیر ان کو یہی مشکل پیش آئے گی کہ ان کے عام ہم پیشہ جب کبھی ہنگامے کریں گے اور جائز مطالبوں کے ساتھ ناجائز مطالبے بھی منوانے کی تدبیریں کریں گے تو یا تو وہ ان سے الگ رہ کر مطعون بنیں گے، یا پھر صحیح و غلط ہر کام میں ان کا ساتھ دیتے ہوئے اپنے اصول و مسلک اور اپنے ضمیر کی خلاف ورزی کریں گے۔ بخلاف اس کے اگر وہ اپنا تشخص قائم کر لیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ابتداءً وہ اس قابل ہوں گے کہ بے انصافی کے مقابلہ میں راستی

اور انصاف کا ساتھ دیں اور بے انصافی کا ساتھ دینے سے انکار کردیں، اور آگے چل کر ان کو حیثیت حاصل ہوجائے گی کہ جو انصاف کو چاہے گا وہ ان کو اپنا پیشوا بنائے گا۔

یہ بات آپ کو خود اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ کسی ایسی ہیئت اجتماعی یا جماعتی تحریک میں جو خدا و رسولؐ کے دین سے آزاد واقع ہوئی ہو، غیر مشروط طور پر حلفیہ عہدناموں کے ساتھ شرکت کرنا ہی فی نفسہٖ غلط ہے۔ ایسی شرکت کا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ ایک شخص جس رویہ کو انصاف اور امانتداری کی بنا پر اختیار کرتا ہے وہی اس کی غیر مشروط شرکت اور حلفیہ عہد کی وجہ سے بے انصافی اور بے ایمانی بن جاتا ہے۔ ایک غیر دینی تحریک اور نظام کے اندر دیندار آدمی کا کوئی مقام نہیں۔

قواعد ایجنسی

وہ حضرات جو پہلے سے رسالہ ترجمان القرآن کے ایجنٹ ہیں یا اب ایجنسی لینا چاہتے ہیں ان کے لیے قواعد ذیل کی پابندی ضروری ہے:-

(۱) ۵ پرچوں سے کم خریداری پر ایجنسی نہیں دی جاتی۔

(۲) کمیشن کی شرح ۲۵ فیصد بالکل قطعی ہے۔

(۳) ایجنسی کے سلسلہ کے پرچے بک پوسٹ یا رجسٹرڈ روانہ نہیں کیے جاسکتے بلکہ کمیشن منہا کرکے بقیہ رقم کا وی، پی کیا جائے گا تاکہ حساب صاف رہے۔

(۴) محصول ڈاک میں سے صرف پیکنگ ایجنٹ کے ذمہ ہوگا، بقیہ دفتر خود برداشت کرے گا۔

(۵) مطلوبہ پرچوں کی تعداد میں کمی بیشی کی اطلاع ہر مہینہ کے پہلے ہفتہ میں پہنچ جانی چاہیے۔ (منیجر)

ترجمان القرآن کے پرانے پرچے (دلمبر)

ترجمان القرآن کے فائل مکمل کرنے کے لیے جن اصحاب کو حسب ذیل پرانے پرچوں کی ضرورت ہو وہ فی پرچہ ۸ر علاوہ محصول ڈاک، کے حساب سے قیمت بھیج کر طلب فرما سکتے ہیں یا وی پی۔

(۱) ۱۳۵۵ھ:- ماہ رجب۔ ماہ ذی الحجہ۔ (۲) ۱۳۶۲ھ:- جمادی الاولیٰ، جمادی الآخرہ، رجب و شعبان۔ رمضان و شوال (۳) ۱۳۶۳ھ:- ذی القعدہ و ذی الحجہ، (۴) ۱۳۶۴ھ:- ذی القعدہ و ذی الحجہ۔

(۵) ۱۳۶۵ھ:- محرم۔ جمادی الاول۔ جمادی الثانی۔ رجب۔ شعبان۔ رمضان۔ شوال۔ ذی القعدہ ذی الحجہ۔

"منیجر"